احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

بدھ
۲۸۔ دسمبر ۱۹۹۴ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۲۹۱ | بدھ۔ ۲۴ رجب ۔ ۱۴۱۵ھ ' ۲۸۔ فتح ۱۳۷۳ ہش ' ۲۸۔ دسمبر ۱۹۹۴ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا تعالیٰ سے سچا تعلق رکھنے والا کبھی نامراد نہیں ہوتا

جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے۔ ایسی نظیر ایک بھی نہ ملے گی کہ فلاں شخص کا خدا تعالیٰ سے سچا تعلق تھا اور پھر وہ نامراد رہا۔ خدا تعالیٰ بندے سے یہ چاہتا ہے کہ وہ اپنی نفسانی خواہش اس کے حضور پیش نہ کرے اور خالص ہو کر اس کی طرف جھک جاوے جو اس طرح جھکتا ہے اسے کوئی تکلیف نہیں ہوتی اور ہر ایک مشکل سے خود بخود اس کے واسطے راہ نکل آتی ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

ہم دنیا میں دیکھتے ہیں کہ بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ اگر ان سے ایک دو مرتبہ عفو اور درگذر کیا جاوے۔ اور نیک سلوک کیا جاوے تو اطاعت میں ترقی کرتے اور اپنے فرائض کو پوری طرح سے ادا کرنے لگ جاتے ہیں اور بعض شرارت میں اور بھی زیادہ ترقی کرتے اور احکام کی پروا نہ کرکے ان کو توڑ دینے کی طرف دوڑتے ہیں۔ اب اگر ایک خدمت گار کو جو نہایت شریف الطبع آدمی ہے اور اتفاقاً اس سے ایک غلطی ہو گئی ہے اسے اٹھ کر مارنے اور پیٹنے لگ جائیں تو کیا وہ کام دے سکیگا؟ نہیں بلکہ اس سے تو عفو اور درگذر کرنا ہی اس کے واسطے مفید اور اس کی اصلاح کا موجب ہے مگر ایک شریر کو جس کا بارہا تجربہ ہو گیا ہے کہ وہ عفو سے نہیں سمجھتا بلکہ اور بھی شرارت میں قدم آگے رکھتا ہے تو اس کو ضرور سزا دینی پڑیگی اور اس کے واسطے مناسب یہی ہے کہ اسے سزا دی جاوے۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۲۵۶)

عظیم الشان ترقیات کے پیچھے خاموش قربانی کرنے والے لوگ تھے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

کثرت کے ساتھ جو دنیا میں جماعتیں قائم ہو رہی ہیں۔ عظیم الشان ترقیات ہو رہی ہیں ان کے پیچھے آغاز میں کچھ خاموش قربانی کرنے والے تھے۔ جنہوں نے تحریک کی خاطر اپنی زندگیاں وقف کر دیں اپنی جانیں لٹا دیں۔ دن رات کے آرام کھو دیئے۔ ایسے ایسے خدمت کرنے والے تھے کہ ایک ایک شخص پورے پورے دفتر چلاتا تھا اور صبح کی روشنی دیکھے بغیر وہ دفتر میں داخل ہو جایا کرتا تھا اور سورج ڈوبنے کے بہت بعد جب رات پوری طرح بھیگ چکی ہوتی تھی بعض دفعہ بارہ بجے بعض دفعہ ایک بجے وہ اپنے گھر کے لئے واپس جایا کرتا تھا۔ ایسے ایسے مخلصین مثلاً چوہدری برکت علی صاحب' بہت سے اور بھی تھے۔ جنہوں نے قادیان میں اس طرح دفاتر چلائے ہیں۔ اب بھی وہی روح اللہ کے فضل سے ہمارے نوجوانوں میں آ رہی ہے۔ اور مستقل خدمت کرنے والے نہیں بلکہ عارضی خدمت کرنے والے طوعی خدمت کرنے والے بھی کثرت سے ایسے پیدا ہو رہے ہیں جنہوں نے یہی وطیرہ اختیار کر لیا ہے۔

تو ان کی قربانیاں اور اس زمانے میں جو غریب چندے دیا کرتے تھے۔ بہت تھوڑے تھوڑے دینے کی توفیق تھی مگر دیتے بہت اخلاص کے ساتھ تھے۔ بعض دفعہ ان کی غربت کے خیال سے (حضرت امام جماعت احمدیہ) ان کے ہاتھ روکتے تھے کہ اتنا نہیں اور وہ روتے ہوئے ان کے قدموں میں ڈال دیا کرتے تھے۔

مالی قربانی کا یادگار نظارہ واقعۃً ایک نظارہ میں نے اپنی آنکھوں سے بھی دیکھا ہوا ہے۔ ایک خاتون آئیں انہوں نے کچھ پیش کیا ہمارے گھر کی بات تھی' حضرت (امام جماعت احمدیہ الثانی) نے ان کے حالات کا جائزہ لے کر فرمایا کہ اتنا نہیں تھوڑا کرو۔ بے اختیار اس کی

باقی صفحہ ۷ پر

درخواست دعا

○ مکرم میجر عبدالقادر صاحب ناظر دیوان کی اہلیہ محترمہ کو مورخہ ۱۶۔ دسمبر کو فالج کا حملہ ہوا ہے بے ہوشی بھی طاری رہی۔ بعد ازاں پوری طرح ہوش میں ہیں۔ گو بات نہیں کر سکتیں۔ طبیعت بہت آہستہ آہستہ بہتر ہو رہی ہے۔ احباب کرام سے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔

○ محترم ملک محمد سلیم صاحب مربی سلسلہ (حال کراچی) کی اہلیہ محترمہ زبیدہ پروین صاحبہ کراچی میں سیڑھیوں سے گر گئیں جس سے ان کا دایاں پاؤں دو جگہ سے فریکچر ہو گیا ہے۔ ڈاکٹر نے پلستر چڑھا دیا ہے۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

تقریب شادی

○ مکرم نفیس احمد صاحب ایم ایس سی آنرز (ایگریکلچر) ابن محترم لطیف احمد شاہد صاحب کاہلوں ناظم تشخیص جائیداد کی شادی یکم دسمبر ۱۹۹۴ء کو عمل میں آئی۔ بارات فیصل آباد گئی جہاں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے تقریب رخصتانہ کے موقع کی مناسبت سے مختصر خطاب فرمایا اور دعا کروائی۔ اگلے روز ۲۔ دسمبر ۹۴ء کو مکرم لطیف احمد صاحب کاہلوں نے دفتر مجلس انصار اللہ پاکستان کے لان میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ اس موقع پر بھی محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے شادی کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی۔

مکرم نفیس احمد صاحب کے نکاح کا اعلان ۱۸۔ فروری ۹۴ء کو محترم مولانا صاحب موصوف نے عزیزہ منصورہ مقصود صاحبہ بنت مکرم چوہدری مقصود احمد صاحب 219/RB فیصل آباد کے ساتھ ۷۰ ہزار روپے حق مہر کے عوض بیت المبارک میں کیا تھا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے ہر جہت سے بہت مبارک فرمائے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

سچی توبہ کرنے والوں کو اپنے ارادوں میں دنیا کی خواہش نہ ملانی چاہیئے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۲۸-فتح - ۱۳۷۳ ہش ۲۸- دسمبر ۱۹۹۴ء

بیعت کی اہمیت

احمدیہ جماعت میں داخل ہونے کے لئے حضرت امام جماعت کی بیعت لازمی شرط ہے- یہ بیعت دستی کی جائے یا تحریری کی جائے- کرنی ضرور پڑتی ہے- کیونکہ اس کے بغیر اس بات کا یقین نہیں کیا جا سکتا کہ کون شخص جماعت میں شامل ہے اور کون نہیں- اور جملہ انتظامی امور کے سلسلہ میں یہ نہایت ضروری ہے کہ جماعت کو یہ معلوم ہو کہ کون اس کے ساتھ ہے اور کون نہیں ہے- پھر انتظامی ڈھانچے کے لئے بھی انہیں کو آگے لایا جا سکتا ہے جن کے متعلق یقین ہو کہ وہ جماعت میں شامل ہیں لیکن یہ بیعت ہے کیا- کیا یہ بالکل ویسی ہی چیز ہے جیسی کہ عام انجمنیں اور سوسائٹیاں لوگوں کو اپنا رکن بنانے کے لئے انہیں رجسٹر کرتی ہیں- ان سے یہ عہد لیتی ہیں کہ وہ اس انجمن یا سوسائٹی کے انتظام کی پاسداری کریں گے اور اصولوں کے مطابق اس انجمن یا سوسائٹی سے اپنا تعلق قائم رکھیں گے- یہ ایسی چیز ہے جسے رجسٹریشن بھی کہا جا سکتا ہے- کیا بیعت بھی رجسٹریشن ہی کا نام ہے نہیں- بیعت رجسٹریشن سے بالکل مختلف ہے- اگرچہ بیعت کے مفہوم میں رجسٹریشن بھی شامل ہے- لیکن رجسٹریشن ایک جزوی عنصر ہے' کلی نہیں' بیعت کے متعلق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں- (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے)-

"اس وقت جو تم بیعت کرتے ہو یہ بیعتِ توبہ ہے- اللہ تعالیٰ وعدہ فرماتا ہے کہ جو کوئی توبہ کرے گا اس کے گناہ بخش دوں گا- گناہ کے یہ معنے ہیں کہ انسان دیدہ دانستہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے اور ان احکام کے بر خلاف کرے جن کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے- اور ان باتوں کو کرے جن کے کرنے سے منع فرمایا ہے- گناہ ایسی چیز ہے کہ جس کا نتیجہ اس دنیا میں بھی بد ملتا ہے اور آخرت میں بھی-

جب انسان توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو فراموش کر دیتا ہے اور تائب کو بے گناہ سمجھتا ہے مگر شرط یہ ہے کہ تائب اپنی توبہ پر قائم رہے- بہت لوگ ایسے ہیں کہ توبہ کر کے بھول جاتے ہیں-"

اس ارشاد سے نہ صرف اس بات کی وضاحت ہوئی کہ بیعت کیا ہے بلکہ ہمارے لئے یہ بات بھی سامنے آئی کہ ہمیں اس بات پر ہر وقت غور کرتے رہنا چاہئے کہ کیا ہم نے بیعت کے مفہوم کو پوری طرح سمجھ لیا ہوا ہے' کیا ہم اپنی اس بیعت کو بیعت توبہ سمجھتے ہیں اور کیا ہم اللہ تعالیٰ کی دیدہ دانستہ نافرمانی کر کے بیعت کے مفہوم کو اپنی زندگی سے خارج تو نہیں کر دیتے- کیا ہم بیعت کو پیش نظر رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے ان احکام کے برخلاف تو کوئی کام نہیں کرتے جن کا اس نے حکم دیا ہے- یا ان باتوں کو تو نہیں کرتے جن کے کرنے سے اس نے منع فرمایا ہے- حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں کہ گناہ ایسی چیز ہے کہ جس کا نتیجہ اس دنیا میں بھی بد ملتا ہے اور آخرت میں بھی- لیکن ہمارے لئے یہ بات کتنی تسلی بخش ہے کہ بیعت کے مفہوم میں توبہ کا مفہوم شامل ہے اور جب انسان توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو فراموش کر دیتا ہے-

وہ شخص جو توبہ کرے ایسا ہی ہوتا ہے جیسا کہ اس نے کبھی کوئی گناہ کیا ہی نہیں- لیکن اس توبہ پر قائم رہنے کی ضرورت ہے- یہ نہیں ہو سکتا کہ توبہ کی اور پچھلے گناہ معاف ہو گئے اور پھر گناہ سرزد ہونے شروع ہو گئے- اگر توبہ کے بعد پچھلے گناہ معاف کروانے ہوں تو یہ بات لازم ہے کہ ہم آئندہ بھی گناہ کے نزدیک نہ جائیں- جب تک ہم یہ عہد نہ کریں اور جب تک اس عہد کی پوری پابندی نہ کریں کہ اب ہم آئندہ گناہ نہیں کریں گے پچھلے گناہوں کے بیعت کے ذریعے یا توبہ کے ذریعے معاف ہو جانے کا سوال پیدا نہیں ہوتا- لیکن گناہ کے متعلق بھی ایک ضروری بات یہ ہے کہ گناہ محض غلط کاری کا نام نہیں ہے- انسان سے غلط کاری تو غلط فہمی کی وجہ سے بھی سرزد ہو سکتی ہے- گناہ اس بات کا نام ہے کہ دیدہ دانستہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی جائے- یہ بات ہمارے لئے اس طرح اطمینان بخش ہے کہ اگر کبھی ہم غلط فہمی سے بھول چوک سے کوئی ایسی بات کر بیٹھیں جو عام حالات میں گناہ کے زمرے میں آتی ہو تو ہمیں یہ بات سمجھ لینی چاہئے کہ اگر ہم نے وہ فعل دیدہ دانستہ نہیں کیا تو وہ گناہ نہیں ہے- یہ بات ہمیں پوری طرح سمجھ لینی چاہئے کہ ہماری بیعت اور ہماری توبہ اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ ہم دیدہ دانستہ کوئی برا کام نہ کریں- خدا تعالیٰ کی نافرمانی نہ کریں جو اس نے کہا ہے نہ کیا جائے وہ نہ کرنے لگ جائیں اور جو اس نے کہا ہے کرو اس سے گریز کریں- پس ان باتوں کی طرف خصوصی توجہ کی ضرورت ہے بیعت بیعتِ توبہ ہے- توبہ سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں لیکن تائب کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے عہد پر قائم رہے اور عہد یہ ہے کہ دیدہ دانستہ خدا تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرے گا- اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم اپنی بیعت کے عہد پر ہمیشہ قائم رہیں-

محرومیوں کا جن کی ازالہ نہ ہو سکے
گفت و شنید کیسے کریں خوشدلی کے ساتھ
رنج و الم بھی لازمۂ زندگی سہی
کچھ تو خوشی کا ربط بھی ہو زندگی کے ساتھ

ابوالاقبال

سالِ نَو

مرحبا اے سالِ نَو خوش آمدی
رحمت و برکات کا موجب ہو تیری ہر گھڑی

کر رہے ہیں تیرا استقبال سب خورد و کلاں
جس طرف دیکھو نظر آتا ہے ہر اِک شادماں

تیری آمد سے ہیں جاگ اُٹھیں تمنّائیں کئی
موجزن ہیں خواہشیں اور چاہتیں دل میں نئی

سنگِ میل اِک اَور راہِ زندگی میں آگیا
رازداں ہے جو ہماری منزلِ مقصود کا

رخصت اپنی زندگی کا ہو گیا اِک اَور سال
لَوٹ کر آنا ہے جس کا تا ابد اصلاً محال

یہ سبق اس رفت اور آمد سے ملتا ہے ہمیں
آخرت کے واسطے رختِ سفر باندھے رہیں

سال تو دنیا میں یوں آتے بھی ہیں جاتے بھی ہیں
گیت سالِ نَو پہ خوشیوں کے سبھی گاتے بھی ہیں

اس حقیقت سے مگر ہرگز نہ ہم غافل رہیں
سال گنتی کے فقط دنیا میں رہنا ہے ہمیں

خوش رہیں' اوروں کو بھی ہر آن خوش رکھیں مگر
اپنی پیدائش کا مقصد بھی رہے پیشِ نظر

نوعِ انساں کو کیا پیدا خدا نے کس لئے
دے دئے دنیا کے اس کو سب خزانے کس لئے

کیا ہی خوش بخت اور خوش قسمت ہے وہ مردِ خدا
جو اسی کا ہو کے اک عبدِ حقیقی بن گیا

محمد صدیق امرتسری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

کاغذی ہے پیرہن

زیر نظر تصویر میں تین افراد ہیں اگر یہ کہا جا سکے کہ شاعری میں بھی کسی حد تک دیوانگی کا عنصر ہوتا ہے جسے بالفاظ دیگر جذب بھی کہہ سکتے ہیں تو میں کہوں گا کہ اس تصویر میں دو دیوانے ہیں اور ایک دیوانہ بکار خویش ہشیار۔ ان دو دیوانوں میں سے ایک محترم سلیم شاہ جہانپوری صاحب ہیں اور وہی پوری طرح کیمرے کے سامنے ہیں۔ باقی دو افراد میں سے ایک کا دایاں حصہ نظر آرہا ہے اور دوسرے کی کمر یعنی چہرہ کیمرے کی دوسری طرف ہے۔ سلیم شاہ جہانپوری صاحب ہمارے سلسلے کے ایک بہت قادر الکلام اور مشہور شاعر ہیں۔ آپ نہ صرف پرانے سٹائل میں نظم لکھنا چاہیں تو غالباً فی البدیہ بیسیوں بلکہ سینکڑوں اشعار لکھ جائیں۔ بلکہ جب غزل کا موڈ ہوتا ہے تو کسی دوسرے شاعر سے رنگ تغزل میں پیچھے نہیں رہتے۔ آپ کی شاعری مختلف اخبارات اور رسائل میں نمایاں جگہ پاتی ہے اور سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ حضرت امام جماعت الرابع آپ کی شاعری کو بہت سراہتے ہیں۔ گذشتہ دنوں حضرت صاحب نے آپ کو ایک پن اس لئے پیش فرمایا کہ پن ہی سے تو آپ لکھتے ہیں اور آپ کا نام نکلتا ہے۔ گذشتہ دنوں اور یہاں گذشتہ دنوں سے مراد چند سالوں کا ذکر ہے۔ سلیم شاہجہانپوری صاحب نے تمام شعرائے احمدیت یعنی احمدیت کے آغاز سے لے کر اب تک احمدی شعرا کا تذکرہ شائع کرنے کا جہاد شروع کیا۔ یہ کوئی چھوٹا اور معمولی کام نہیں تھا۔ لیکن آپ نے سینکڑوں شعراء کی ایک فہرست بنائی اور جہاں تک ممکن ہو سکا خطوط روانہ کئے کہ ان کے متعلق اپنے خیالات کا بھی اظہار کیجئے اور ان کی سوانح حیات بھی پیش کی جائے۔ بلکہ بعض لوگوں نے اپنے بزرگ شاعروں کو جنہیں وفات پائے بھی پچاس ساٹھ سال ہو گئے تھے بلکہ اس سے بھی زیادہ کے حالات لکھ کر آپ کو بھجوائے۔ اس سلسلہ میں میں نے بھی تھوڑا سا کام کیا۔ محترم سلیم شاہجہانپوری صاحب مجھ سے مشورہ کرتے تھے حالانکہ میں سمجھتا ہوں کہ ان کی تگ و دو کے پیش نظر میرے مشورے کوئی معنے نہیں رکھتے تھے۔ لیکن بہرحال یہ ان کی مجھ سے محبت اور مجھ سے عقیدت ہے کہ وہ مجھ سے اس سلسلے میں ہمیشہ مشورہ کرتے تھے اور اس کی قدر کرتے تھے۔ آپ نے ان شعرا کو کئی حصوں میں تقسیم کیا۔ اور تقسیم کرکے ایک لمبی چوڑی فہرست بنائی۔ لیکن ایک عجیب بات جو شائد بعضوں کو عجیب نہ بھی لگے یہ تھی کہ جب میرے مشورے کے ساتھ ایک لمبی چوڑی فہرست تیار ہو گئی اور آپ نے مجھے وہ فہرست بھجوائی تو میں نے دیکھا کہ اس میں صرف اور صرف میرا نام غائب ہے باقی سب چھوٹے موٹے بچے بوڑھے شاعر موجود تھے۔ خواتین بھی موجود تھیں مرد بھی موجود تھے۔ نوجوان بھی موجود تھے۔ جب میں نے اس کے متعلق محترم سلیم صاحب سے پوچھا تو وہ بڑے حیران ہوئے۔ کہنے لگے آپ کا نام میرے ذہن پر اس طرح مستولی تھا گویا کہ ہر نام لکھتا ہوا میں آپ ہی کا نام لکھ رہا ہوں اور اس کثرت نے آپ کا نام لکھنے کا موقعہ ہی نہ دیا۔ حالانکہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ شعراء کی فہرست بنے اور وہ بھی میرے ہاتھوں اور اس میں آپ کا نام نہ ہو اور پھر یہ بھی کہ اس سلسلے میں میں آپ ہی سے مشورہ کرتا ہوں۔ کئی شعراء کے نام آپ نے مجھے بتائے ہیں۔ کئی شعرا کا ایک دوسرے سے جو فرق ہے اور ان میں جو آپس میں نسبت ہے اس کے متعلق بھی آپ ہی نے مجھے بتایا ہے۔ بہرحال یہ تو ایک ضمنی بات تھی۔

اس تصویر میں آپ کیمرے کی طرف منہ کرکے کھڑے ہیں میں کیمرے سے دوسری طرف اور آپ مجھ سے بات کر رہے ہیں اور مسکرا رہے ہیں۔ ایسے لگتا ہے کہ آپ نے ابھی ابھی کوئی شعر سنایا ہے اور اس شعر کے سنانے پر آپ بھی خوش ہیں اور مجھ سے بھی اس بات کی توقع رکھتے ہیں کہ میں خاص طور پر خوشی کا اظہار کروں۔ میں تو سلیم صاحب کے شعر پڑھ کر ہمیشہ خوش ہوتا ہوں اور میرے دل میں ایک گونہ راحت پیدا ہو جاتی ہے۔ بہرحال اس وقت آپ مسکرا رہے ہیں اور گو وہ شعر تو یاد نہیں لیکن یہ ضرور اندازہ ہوتا ہے کہ تھا کوئی شعر ہی جس پر آپ مسکرائے اور آپ نے اس کو عین موقع محل پر استعمال کرکے اس بات کی ہم سے داد وصول کی کہ آپ کو اشعار خوب سے خوب تر یاد رہتے ہیں۔

دو دیوانے کا میں نے ذکر کیا ہے۔ ان میں سے ایک تو آپ سمجھ ہی گئے ہوں گے کہ محترم سلیم شاہجہانپوری صاحب ہیں اور دوسرا یہ خاکسار۔ یہ خاکسار یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہے کہ شاعری کا ایک عنصر دیوانگی یا جذب بھی ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو انسان کو شعر کہنے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ سیدھی سادی بات کرے۔ نثر میں بات کرے جو سب کو سمجھ آئے لیکن کچھ ایسی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے کہ شعر کہنے کو جی چاہتا ہے۔ وہی بات جو نثر میں کہی جا سکتی ہے اسی کو شعر میں ڈھالنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ سلیم شاہجہانپوری صاحب تو بہت قادر الکلام شاعر ہیں۔ مجھے بھی شعر کہنے کی کچھ تھوڑی سی لگن ہے۔ میں بھی کہتا ہوں۔ اس لئے میں اور سلیم شاہجہانپوری صاحب اس تصویر میں دو دیوانے ہیں اور تیسرا شخص جس کے متعلق میں نے کہا ہے کہ دیوانہ بکار خویش ہشیار اگر میں آپ کو ان کا نام بتادوں تو آپ حیران ہوں گے کہ یہ محاورہ میں نے کیا استعمال کیا۔ بات یہ ہے کہ محاورے اپنی جگہ پر اپنے معنے دیتے ہیں لیکن بعض اوقات دوستی کے رنگ میں ان کے مفہوم کو بدل بھی دیتے ہیں۔ یہ تیسرے دوست جنہیں میں بکار خویش ہشیار کہتا ہوں۔ یہ مکرم بشیر احمد خاں صاحب رفیق ہیں۔ اگرچہ دیوانہ بکار خویش کا مفہوم تو کچھ زیادہ اچھا نہیں ہے لیکن میرے ذہن میں جواب اس کا مفہوم آیا ہے۔ اور جو میں چاہتا ہوں وہ رائج ہو جائے وہ یہ ہے کہ ہر وہ شخص جو کام کرنے کی لگن رکھتا ہے۔ جس کام کو کرنا چاہتا ہے وہ کر گذرتا ہے۔ یہ نہیں کہ اسے اپنا کام سمجھ کے کر گذرتا ہے۔ بلکہ جس کام کو بھی وہ کرنا چاہتا ہے اس کے لئے مشکل نہیں ہوتا۔ اور اگر مشکل ہو بھی تو وہ اس مشکل کو سر کرنے کی کوشش کرتا ہے اور سر کر بھی لیتا ہے۔ دیوانہ بکار خویش اپنے کام کے لئے ہوشیار ہوتا ہے۔ بلکہ یہ دیوانگی اور یہ ہوشیاری دونوں ساتھ ساتھ چلتی ہیں۔ مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق جس کام کے لئے دیوانگی کا اظہار کرتے ہیں وہ ہوشیاری بن جاتی ہے اور لوگوں سے داد وصول کرتے ہیں۔ وہ جب لکھنے پر آتے ہیں۔ اور تحقیق کے ساتھ لکھتے ہیں یہ نہیں کہ چند ایک سنی سنائی باتیں لکھ دیں اور کتاب بن گئی۔ بلکہ وہ جو کچھ بھی لکھتے ہیں۔ اس میں تحقیق کو بہت دخل ہوتا ہے مثلاً حال ہی میں بشیر احمد خان رفیق نے ایک کتاب تصنیف کی ہے اس شخص کے متعلق جن کا نام حضرت شہزادہ عبد اللطیف ہے اور جنہوں نے اپنی جان افغانستان میں خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کر دی تھی۔ آپ اس کتاب کو دیکھیں آپ خوش ہوں گے کہ انتہائی محنت کے ساتھ، لگن کے ساتھ، اور محبت کے ساتھ آپ نے تحقیق کرکے یہ کتاب تصنیف کی ہے۔ اسی طرح آپ کی کئی اور کتابیں ہیں اور سب کتابوں میں آپ کی تحقیق کا بہت بڑا دخل ہے۔ اور اگر کوئی شخص تحقیق کرکے کوئی کام کرے اور اس کے متعلق یہ کہا جائے کہ دیوانہ بکار خویش ہوشیار تو اس کا وہ نیا مفہوم جواب میں اسے پہنا رہا ہوں وہی پہنایا جا سکتا ہے۔ نہ کہ وہ مفہوم جو عام طور پر لوگ لیتے ہیں۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ اس محاورے کا مطلب یہ ہے اور اکثر یہی سمجھا جاتا ہے کہ ہر وہ شخص جو صرف اپنے ہی کام کرنے جانتا ہے اور اپنے کام کے لئے تو لگن کا اظہار کرتا ہے کہتے ہیں اسے کسی اور کام سے کیا غرض۔ اپنے ہی کام میں وہ جتا رہتا ہے۔ رفیق صاحب کا وہ کار خویش ہے جو دراصل کار خویش نہیں ہے۔ وہ ساری جماعت کے لئے بلکہ جماعت سے باہر کے افراد کے لئے بھی کتابیں تصنیف کرتے ہیں اسی لئے میں سمجھتا ہوں میرا اس محاورے کے مفہوم کو بدل دینا کوئی عجیب بات نہیں ہے۔ بہرحال یہ تصویر ہم تینوں کی ہے۔ ان میں سب سے نمایاں محترم سلیم شاہجہانپوری صاحب ہیں اور ان کے بعد مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق اور پھر تیسرا شخص یہ خاکسار۔ یہ تصویر اس خیمے کے پاس لی گئی تھی جو حضرت صاحب کی طرف سے نمائندگان کو ۱۹۹۰ء میں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر دعوت دئے جانے کے لئے نصب کیا گیا تھا۔ خیمہ بھی نظر آتا ہے اور یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ ہم اس خیمے کے پاس کھڑے کس طرح نجی گفتگو میں مصروف ہیں۔ اور پھر یہی وہ جگہ ہے جہاں مسٹر ایڈمسن کے ساتھ بھی تصویر لی گئی تھی۔ بہرحال اس تصویر کے متعلق میں یہی کہوں گا کہ دو دیوانے اور ایک دیوانہ بکار خویش ہوشیار۔ بہ مفہوم دیگر۔

اصلاح نفس کیلئے نری تدبیروں اور تجویزوں سے کچھ نہیں ہوتا

اصلاح نفس کے لئے نری تجویزوں اور تدبیروں سے کچھ نہیں ہوتا جو شخص نری تدبیروں پر رہتا ہے وہ نامراد اور ناکام رہتا ہے کیونکہ وہ اپنی تدبیروں اور تجویزوں کو ہی خدا سمجھتا ہے اس واسطے وہ فضل اور فیض جو گناہ کی طاقتوں پر موت وارد کرتا ہے اور بدیوں سے بچنے اور ان کا مقابلہ کرنے کی قوت بخشتا ہے وہ انہیں نہیں ملتا کیونکہ وہ خدا تعالیٰ سے آتا ہے۔ جو تدبیروں کا غلام نہیں ہوتا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

جب انسان یہ اقرار کرتا ہے کہ میں تمام گناہوں سے بچوں گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا تو اس کے یہ معنی ہیں کہ اگرچہ مجھے اپنے بھائیوں، قریبی رشتہ داروں اور سب دوستوں سے قطع تعلق ہی کرنا پڑے مگر میں خدا تعالیٰ کو سب سے مقدم رکھوں گا۔ اور اس کے لئے اپنے تعلقات چھوڑتا ہوں۔ ایسے لوگوں پر خدا تعالیٰ کا فضل ہوتا ہے کیونکہ انہیں کی توبہ دلی توبہ ہوتی ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضیاء میاں................بشکریہ روزنامہ دی نیوز راولپنڈی

ایک شہری کی موت

پاکستان کے آئین کا دیباچہ ان الفاظ پر زور دیتے ہوئے شروع ہوتا ہے "پاکستان کے عوام کی یہ خواہش ہے کہ ایک ایسا نظام قائم کریں....." اس کے بعد غیر مبہم الفاظ میں "پاکستان کے عوام" کے بنیادی حقوق کا ذکر بطور ایک شہری کے یوں کیا گیا ہے" سماجی مرتبہ کی برابری، مواقع کے حصول کی برابری اور قانون کے سامنے، سماجی اقتصادی اور سیاسی انصاف کا حصول اور سوچ، اظہار، عقیدہ، مکتبہ فکر، عبادت، اور تنظیم سازی کی قانون اور اخلاق کے تابع آزادی"

یہ وہ الفاظ ہیں جو اپنے اندر بھرپور مطالب رکھتے ہیں لیکن اس وقت یہ کھوکھلے اور بے معنی ہو جاتے ہیں جب "عوامی اخلاق" ایک شہری کو منظر سے ہٹائے جانے کی اجازت دیتا ہے اور اس کی جگہ پر ایک مذہبی جنونی کو کھڑا کر دیتا ہے۔

ڈاکٹر نسیم بابر جو تمکین کے خاوند، تین معصوم بچوں کے باپ، قائد اعظم یونیورسٹی کے شعبہ فزکس کے ایسوسی ایٹ پروفیسر اور اسلامی ری پبلک آف پاکستان کے شہری، تھے ان کو گزشتہ اتوار کو بے رحمانہ طور پر گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا وہ ایک خاموش طبع، سادہ آدمی تھے۔ ایک سائنسدان کے طور پر بھی ان کی دنیا مختصر سی تھی۔ ان کی لیبارٹری تھی اور ان کا گھر۔ یہی ان کی کل کائنات تھی۔ اور یہ پرسکون اور خاموش زندگی قائد اعظم یونیورسٹی اکیڈیمک سٹاف کی رہائش گاہ میں بسر ہو رہی تھی۔ اتوار کی اس رات گئے جب وہ اپنے گھر کی گھنٹی بجنے کی آواز سن کر دروازہ تک گئے، کہ شاید کوئی ہمسایہ ہو جو راہ چلتے معمولی گپ شپ کے لئے رک گیا ہو، یا اسے چینی کا ایک کپ چاہئے ہو۔ بچوں کو سکول لے جانے میں کوئی مدد درکار ہو۔ لیکن اس سب کی بجائے موت تھی جو دروازے پر کھڑی تھی۔ نقاب پہنے ہوئے اور ہاتھ میں کلاشنکوف لئے ہوئے۔

قائد اعظم یونیورسٹی کی تاریخ میں یہ پہلا قتل تھا اور اب یونیورسٹی کے اساتذہ میں کوئی احمدی باقی نہیں رہا۔ یہ بات کہ یہ واقعہ مذہبی دہشت گردی تھا تھوڑے سے غور و فکر سے سمجھ آ جاتا ہے۔ آخر لوگ روزانہ قتل ہوتے ہیں۔ یہ موت روزمرہ کے تشدد کی بجائے کچھ اور بات کیوں سمجھی جائے؟ شاید کوئی ڈاکہ زنی کی واردات ہو جو ناکام ہو گئی، شاید کوئی ذاتی دشمنی کا شاخسانہ ہو۔ یہ ہمارے ملک کی موجودہ صورت حال پر ایک افسوسناک تبصرہ ہے کہ ان امکانات میں سے کسی پر بھی یقین نہیں کیا جا سکتا اور سارے شواہد ان امکانات کے خلاف ہیں۔ بلکہ اس کی بجائے روزانہ کے قتل و غارت کی سفاکی کے حالات کے پیش نظر یہ ایک خاموش سا قتل معلوم ہوتا ہے۔ تمام امکانات بتاتے ہیں کہ یہ کوئی اچانک واقعہ نہیں تھا۔

قاتل نے کوئی وارننگ نہیں دی۔ غیر مسلح اہل خانہ کو کوئی دھمکی نہیں دی گئی کہ وہ ان کا گھر لوٹنا چاہتا ہے۔ یہ صرف قتل تھا جس کی منصوبہ بندی کی گئی تھی ڈاکٹر بابر کے کردار اور ذاتی پس منظر کو سامنے رکھا جائے تو کسی ایسی دشمنی کا تصور جو قتل پر منتج ہوتا ہو، قطعی طور پر ناقابل یقین ہے۔ وہ واحد چیز جو ان کو نمایاں کرتی ہے اور جو ان کے قاتل کو ان کے قتل پر آمادہ کر سکتی ہے وہ یہی ہے کہ وہ ایک احمدی تھے۔

اس نتیجے کو قبول کرنے میں جو لوگ ہچکچاہٹ کا مظاہرہ کر رہے ہیں ان کی بات سمجھنا آسان ہے۔ لیکن ہمارے ملک میں مذہبی تشدد جس طرح بڑھ رہا ہے ان واقعات کا سامنا کرنا لازمی ہے۔ پنجاب پولیس کی طرف سے جاری کردہ حال ہی میں ایک رپورٹ میں خاصی مایوس کن صورت حال بیان کی گئی ہے۔

اس سال اگست (۹۴) سے لے کر پچھلے آٹھ سال کے عرصے میں پولیس نے ۹۷۱ فرقہ وارانہ واقعات نوٹ کئے۔ ان میں ۲۵۲۔ افراد ہلاک ہوئے۔ اور ۱۹۷۲ زخمی ہوئے۔ یہ افسوسناک اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ ان کے اندر کون کون سے رجحانات چھپے ہوئے ہیں۔ ۱۹۸۷ء میں پنجاب میں فرقہ وارانہ نوعیت کے صرف ۲۵ واقعات پنجاب میں ہوئے تھے۔ ان میں ۱۱۔ افراد ہلاک اور ۱۵۵ زخمی ہوئے۔ ۱۹۸۸ء میں ۱۰ ایسے واقعات ہوئے ان میں ایک شخص ہلاک ہوا اور ۱۶ زخمی ہوئے۔ ۱۹۸۹ء میں مذہبی تشدد کے واقعات تیزی سے بڑھ گئے ۶۷۔ واقعات ریکارڈ کئے گئے جن میں ۱۰۔ افراد ہلاک اور ۱۰۲ زخمی ہوئے۔ اس سال، یعنی ۱۹۹۴ء کے پہلے آٹھ ماہ میں ۱۹۰۔ واقعات ریکارڈ کے جا چکے ہیں جن میں ۵۴۔ افراد ہلاک اور ۴۰۰۔ زخمی ہو چکے ہیں۔

یہ تمام واقعات بلاشبہ مذہبی تشدد کی شدت کو کم کر کے دکھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ مسئلہ اس سے بہت بڑا ہے۔ مذہبی تشدد پنجاب سے نکل کر پورے ملک کو اپنی لپیٹ میں لے رہا ہے۔ گلگت سے کراچی تک عبادت گزاروں کو عبادت گاہوں میں قتل کیا جا رہا ہے۔ اور ان کی عبادت گاہیں تباہ کی جا رہی ہیں۔ گزشتہ سال لاہور میں ۶ مساجد میں بم پھینکے گئے۔ ۱۵ عبادت گزار شہید ۸۰ زخمی ہوئے۔ کراچی میں صرف ۱۵ عبادت گزار شہید ۸۰ زخمی ہوئے۔ کراچی میں صرف ایک مہینے میں شیعہ سنی فسادات کے دوران ۸۰ ۔افراد ہلاک۔ اس سے صورت حال کا آسانی سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ سپاہ صحابہ کے مولانا اعظم طارق صاف طور پر "مسلمان اور شیعہ" کے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔

احمدیوں کو قریباً ۲۰ سال قبل قانونی طور پر غیر مسلم قرار دیا گیا۔ اس قانونی انتقام کے نتیجے میں جن تاریک قوتوں کو آزادی دی گئی انہوں نے اس پوری جماعت کو شدید ترین مذہبی تشدد کا نشانہ بنا لیا۔ ۱۹۸۶ء سے پہلے جبکہ سابقہ مارشل لاء حکومت نے مذہبی راہنماؤں کی حوصلہ افزائی جاری رکھی تھی۔ توہین رسالت کا صرف ایک کیس درج ہوا تھا۔ اور یہ مارچ ۱۹۲۷ء کی بات ہے۔ اس کے بعد سے اب تک ہزاروں احمدیوں کو بلاسفیمی قوانین کا نشانہ بنایا گیا ہے۔ ان میں سے سینکڑوں جیل بھیجے گئے اور اب تو معاملہ احمدیوں کو صرف دھمکیاں دینے یا ان کو مارنے پیٹنے تک محدود نہیں رہا بلکہ اب ان کو سفاکانہ طور پر قتل کر دیا جاتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس نفرت کی کوئی انتہا نہیں۔ حتیٰ کہ وہ ڈاکٹر بھی جو احمدیوں کا علاج کرتے ہیں۔ ان پر بھی حملے کئے جاتے ہیں۔

عیسائی بھی اس کا نشانہ بنائے جا رہے ہیں۔ سلامت مسیح جو ایک ان پڑھ عیسائی لڑکا ہے۔ اس پر یہ الزام لگایا کہ وہ ایک مسجد کی دیوار پر (BLASPHEME) کے نعرے لکھ رہا تھا۔ عدالتی کارروائی کے بعد سلامت مسیح اور اس کے دو ساتھیوں پر قاتلانہ حملہ کر دیا گیا۔ سلامت تو بچ گیا، رحمت مسیح زخمی ہوا اور منظور مسیح موقع پر ہی ہلاک ہو گیا۔ ان کو جرم کا مرتکب قرار دینے اور موت کی سزا دینے کا کام ان لوگوں نے کیا جنہوں نے چہروں پر نقاب اوڑھ رکھے تھے اور جو اس سزا پر عمل درآمد کے لئے آئے تھے۔

تشدد کا کلچر کسی کا احترام نہیں کرتا۔ یہ گوجرانوالہ میں حافظ فاروق کو قتل کرا دیتا ہے۔ اس پر الزام لگایا گیا کہ اس نے قرآن کریم کی بے حرمتی کی ہے۔ کسی شہادت کے بغیر ایک مجمع جمع ہوا اور اس شخص کو اس کے آبائی شہر کی گلیوں میں گھسیٹا گیا۔ کسی شخص نے سوچنے کی زحمت گوارا نہیں کی کہ جس شخص نے خود قرآن کو حفظ کیا تب وہ بھلا کیوں اس مقدس کتاب کی بے حرمتی کرے گا۔ اس قانون شکن مجمع نے بالآخر اسے آگ لگا کر موت سے ہمکنار کر دیا۔ اس مجمع میں سے کسی ایک نے بھی یہ سوچا کہ وہ قانون کو اور ایک شخص کی جان کو اپنے ہاتھ میں لے رہا ہے۔ اگر وہ ایسا سوچتے تو یہ بھی سوچتے کہ مذہب میں قتل کی سزا بھی مقرر ہے۔

نفرت اور تشدد کوئی قدرتی عمل نہیں ہے۔ یہ سکھایا جاتا ہے۔ جو لوگ مذہبی تشدد کا پرچار کرتے ہیں وہ ایسا صرف اس لئے کرتے ہیں کہ اس کے ذریعے سے وہ "پاک جماعتیں" پیدا کر رہے ہیں۔ جن میں وہ اقتدار کے بلاشرکت غیرے مالک ہوں گے۔ چنانچہ یہ معاملہ "ہم" اور "ان" کا معاملہ رہ جاتا ہے۔ چاہے وہ عیسائی ہوں، ہندو ہوں، احمدی ہوں یا شیعہ ہوں یا سنی ہوں۔ عوامی اداروں اور عوامی مقامات کو "دوسروں" سے صاف کر دیا جائے۔ چونکہ "ہم" یہاں ہیں اس لئے "ان" کو لازماً نظروں سے غائب کر دیا جائے۔ لوگوں کو غائب کرنے کے لئے طاقت چاہئے۔ اور زمین یا دولت کے بغیر بندوق ہی وہ یقینی راستہ ہے جو آج پاکستان میں طاقت حاصل کرنے کا ذریعہ باقی رہ گیا ہے۔

مفاد پرست عناصر اپنی لیڈر شپ حاصل کرنے اور اسے مستحکم کرنے کے لئے تشدد کا سہارا لے رہے ہیں۔ اور تشدد کو استعمال کر کے مذہبی پاکیزگی حاصل کرنے کی سوچ جاری ہے۔

آج ملک نے ایسے واقعات کو صرف دیکھنے کا طریق اپنا لیا ہے۔ ان کو کھول کر دیکھنے پر آمادہ نہیں کیونکہ ایسا کرنے کی صورت میں اسے اپنی ذمہ داریوں کا خیال کرنا پڑے گا۔ اپنے شہریوں کی زندگی اور جائیداد کی حفاظت کرنی پڑے گی۔ اور یہ کام بلاتفریق مذہب و عقیدہ کرنا پڑے گا۔ مذہبی اختلافات کو قانونی شکل دے کر سیلاب کا دروازہ کھول دیا گیا ہے۔ بہت دیر سے اس بات کی ضرورت ہے کہ وہ عمومی حقوق اور ذمہ داریاں جن کا تذکرہ ایک شہری کے طور پر آئین میں موجود ہے ان کو کھلے بندوں نمایاں طور پر بیان کیا جائے اور پورے زور سے بیان کیا جائے۔ یہ "ہمارا" اور "ان" کا معاملہ نہیں بلکہ "سب" کا یا "کسی کا بھی نہیں" کا معاملہ ہے۔ اور نہ ہی یہ انتقام کا نشانہ بننے والوں اور نہ ہی قاتلوں کا معاملہ ہے۔

(اس مضمون کے مصنف SDPI کے ریسرچ فیلو ہیں)

(دی نیوز ۱۶۔ اکتوبر ۱۹۹۴ء۔ راولپنڈی)

ہفتہ صفائی کا اہتمام کر کے
ربوہ کو خوبصورت بنائیں
(تزئین کمیٹی ربوہ)

ابن العطاء

میرا کالم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلام مصطفےٰ تبسم میرے کمرے میں آئے اور کہنے لگے کہ میجر (ریٹائرڈ) منیر صاحب آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔ میں نے انہیں اندر بلایا۔ ہم دونوں نے ایک دوسرے کو کبھی نہیں دیکھا تھا۔ میجر صاحب کہنے لگے کہ حیدر آباد رہتا ہوں الفضل بڑے شوق سے پڑھتا ہوں۔ آپ سے ملنے کا اشتیاق تھا اب میں ربوہ آیا ہوں تو میں نے سوچا کہ آپ سے ضرور ملوں۔ میں نے ان سے پوچھا کہ وہ ربوہ کس طرح آئے ہیں کہنے لگے فوج سے میں نے ریٹائرمنٹ لے لی ہے۔ اور اپنے آپ کو حضرت امام جماعت الرابع کی خدمت میں وقف زندگی کے لئے پیش کر دیا ہے۔ اس سے پہلے بھی ایک دفعہ پیش کیا تھا اس وقت ملازمت میں تھا۔ ابا جان فوت ہوئے تو میں نے حضرت صاحب کی خدمت میں گزارش کی کہ انہوں نے اپنی ساری زندگی بطور واقف زندگی کے گزاری۔ اب وہ ہم سے رخصت ہو گئے ہیں تو میں چاہتا ہوں کہ اس وقف کو جاری رکھنے کے لئے میں اپنے آپ کو واقفین زندگی میں شامل کرنے کی سعادت حاصل کرلوں۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ فی الحال جہاں کام کر رہے ہو کرتے رہو ریٹائرمنٹ کے بعد وقف زندگی کا سوچنا۔ چنانچہ اب جبکہ میں نے ریٹائرمنٹ لے لی ہے میں نے اپنے آپ کو حضرت صاحب کی خدمت میں پیش کر دیا ہے۔

انہوں نے ملازمت کے دوران بعض پیش آنے والی مشکلات اور اللہ تعالیٰ نے کس طرح ان مشکلات کو سَر کرنے کی توفیق دی کے واقعات بھی سنائے۔ کہنے لگے میں مولانا غلام احمد صاحب فرخ کا بیٹا ہوں میں یہ سن کر کھڑا ہو گیا اور میں نے ان سے کہا کہ میرے ساتھ ایک دفعہ پھر مصافحہ کریں۔ مولانا غلام احمد فرخ تو ہمارے سلسلے کے ایک بہت معزز کارکن تھے میرے بھی دوست تھے۔ میری جب ان سے ملاقات ہوتی دعوت الی اللہ کے سلسلے میں باتیں کرنے کا موقعہ ملتا۔ انہوں نے تقریباً ساری زندگی سندھ میں گزاری تھی۔ سندھی زبان سیکھی۔ اس پر عبور حاصل کیا۔ اسے بولا بھی پڑھا بھی اور لکھا بھی۔ اور جہاں تک سندھی زبان میں لکھنے کا تعلق ہے مولانا فرخ صاحب نے احمدیہ جماعت کے لٹریچر میں قابل قدر اضافہ کیا ہے۔ میرے دل میں ان کی بڑی قدر ہے۔ ان کا نام سن کر میں نے میجر منیر صاحب سے دوبارہ مصافحہ کرتے ہوئے اپنے دل میں محبت کی لہریں پھوٹتی ہوئی پائیں۔ مجھے مولانا فرخ صاحب سے تمام ملاقاتوں کی باتیں یاد آنے لگیں اور ان کا چہرہ میرے سامنے اسطرح آکر ٹھہر گیا جیسے میں ٹکٹکی لگا کر ان کی طرف دیکھ رہا ہوں۔ سندھ میں ان کا قیام ان کے دورے ان کی تصانیف' یہ ساری باتیں میرے سامنے آنے لگیں اور میں نے اسی محبت کے جذبے سے میجر منیر صاحب سے اپنی گفتگو جاری رکھی۔

جب میں نے انہیں بتایا کہ مولانا فرخ ہمیشہ میرے دل کے قریب رہے ہیں۔ میں ان کی دعوت الی اللہ کے سلسلے میں کی گئی کوششوں سے بہت متاثر ہوں تو میجر منیر صاحب کہنے لگے کہ اباجی نے کبھی ہمارے ساتھ گھر میں رہ کر وقت نہیں گزارا تھا۔ وہ ہمیشہ سندھ میں رہے اپنے کام میں مصروف رہے۔ ایک وقت میں ہم بہن بھائیوں نے ان سے کہا کہ آپ نے زندگی کا ایک طویل حصہ سلسلے کی خدمت میں گزارا ہے۔ اب ہمارا جی چاہتا ہے کہ آپ ہمارے پاس آجائیں اور ہمارے ساتھ رہیں۔ کہنے لگے میں کل تمہیں جواب دوں گا۔ اگلے روز جب پھر یہ بات چھڑی تو مولانا فرخ نے کہا کہ دیکھئے تم نے مجھ سے یہ بات کہی ہے۔ اب یوں سمجھ لو کہ یہ بات آخری دفعہ کہی گئی ہے۔ میں نے اپنا عہد اپنے خدا تعالیٰ سے باندھا ہوا ہے کہ میں اپنی زندگی کے آخری سانس تک اس کے دین کی خدمت کروں گا۔ اس لئے اب آئندہ مجھے آپ کبھی یہ بات نہ کہیں کہ آپ ہمارے ساتھ آکر رہیں اور سمجھیں کہ جتنی خدمت کرلی ہے وہ کافی ہے۔ یہ ممکن ہی نہیں کہ میں محض اپنی فیملی کے ساتھ رہنے کے لئے خدا سے باندھا گیا عہد توڑ دوں جب تک میں زندہ ہوں جب تک میں سانس لے رہا ہوں۔ خدا تعالیٰ سے اپنا عہد نبھانا میں اپنا فریضہ سمجھتا ہوں اور میں ضرور ایسا کروں گا۔ ایک اور بات انہوں نے بتائی کہنے لگے وہ فجی میں بھی رہے تھے۔ واپسی پر ان کی صحت زیادہ اچھی نہیں تھی جس جہاز پر انکے آنے کا ہمیں علم ہوا۔ ہم اس جہاز پر انہیں لینے گئے۔ تو پتہ چلا کہ وہ تو اس فلائٹ پر نہیں آئے۔ ایرویز کے حکام نے ہانگ کانگ فیکس دی۔ اور کہا کہ اس کا جواب کل آئے گا۔ ہم بڑے پریشان تھے کہ ابا جان کی صحت اچھی نہیں تھی۔ خدا خیر کرے وہ کہاں رہ گئے۔ اور کیوں رہ گئے۔ کہنے لگے اگلے روز فیکس کا جواب جو آنا تھا وہ تو آیا ہی ہو گا لیکن علی الصبح ابا جان گھر میں داخل ہوئے اور ہمیں حیران کر دیا۔ اس وقت کون سی فلائٹ آتی ہے۔ آپ کس طرح آئے ہیں۔ ابا جان کہنے لگے میں تو رات ہی آگیا تھا۔ لیکن چونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اپنے شہر میں سفر کے بعد رات کو داخل ہوں تو مناسب یہ ہے کہ گھر نہ جائیں۔ خدا جانے گھر والے کس حالت میں ہوں۔ چنانچہ اگرچہ میں کل رات ہی یہاں پہنچ گیا تھا۔ لیکن چونکہ رات کا وقت تھا اس لئے رات میں نے بیت احمدیہ میں گزاری اور اب صبح ہوتے ہی میں گھر پہنچ گیا ہوں۔ یہ بات سن کر میرے آنسو بہے تو نہیں لیکن آنکھیں نم ناک ضرور ہو گئیں۔ مولانا غلام احمد فرخ کتنے عظیم انسان تھے۔ ان کی عقیدت کس پیمانے سے ناپی جائے۔ دین سے ان کی محبت' دین سے ان کا لگاؤ اور اچھی باتوں کو اپنانے کی خواہش نے ان کی زندگی کو تریاقی بنا دیا تھا۔ جب وہ فوت ہوئے تو ہم جنہیں ان کی دوستی کا بڑا بھرم تھا۔ ہمیں محسوس ہوا کہ ایک بہت اچھا دوست ہم سے جدا ہو گیا ہے۔

میجر منیر صاحب کہنے لگے میں نے اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش تو کر دیا ہے۔ اور میرا انٹرویو بھی ہو گیا ہے۔ اب یہ معاملہ حضرت امام جماعت کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے کہ مجھ سے کیا کام لیا جائے۔ اور میں حضرت صاحب کے ارشاد کا منتظر ہوں۔ میں نے انہیں دلی محبت کے ساتھ دعائیں دیں کہ خدا کرے آپ کا وقف آپ سے ایسے کام لے جو آپ کے والد محترم کی کوششوں کا تسلسل ثابت ہو۔ یہ نہایت ضروری ہے کہ ہمارے گھروں میں وقف کو کسی ایک فرد تک محدود نہ رکھا جائے بلکہ نسلاً "بعد نسلٍ" ہمارے نوجوان وقف کرتے رہیں اور ہر گھر کا کوئی نہ کوئی فرد ہمیشہ دین کی خدمت میں مصروف رہے۔

میجر صاحب کے دفتر آتے ہی ہمارے دفتر کی میٹنگ جسے ہم پوسٹ مارٹم میٹنگ کہتے ہیں اور جسکی اصل غرض یہ ہے کہ گذشتہ روز کے شائع شدہ الفضل پر تبصرہ کیا جائے اور آئندہ کے لئے سوچا جائے کہ کیا چیزیں اسمیں شامل کی جا سکتی ہیں اور یہ میٹنگ ہمارے لئے چائے کا بھی انتظام کرتی ہے۔ چنانچہ میجر صاحب نے ہمارے ساتھ چائے نوش کی اور چائے کے بعد وہ واپس چلے گئے۔ یہ ملاقات میرے لئے اس لحاظ سے یادگار ملاقات ہے کہ مولانا غلام احمد صاحب فرخ کی باتیں ہوئیں اور ان کے بیٹے سے جسے نہ کبھی میں ملا اور نہ کبھی یہ بیٹا مجھ سے مل سکا تھا اور اب بڑے اشتیاق کے ساتھ مجھے ملنے آیا تھا۔ ملاقات ہو گئی۔

نصیحت بھی کرو تو خندہ پیشانی سے کرو اور بسا اوقات خندہ پیشانی کا اثر سختی سے بہت زیادہ ہوتا ہے۔ (حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

رپورٹ سہ روزہ وقار عمل

○ دیگر شہروں کی طرح ربوہ میں بھی ناجائز تجاوزات ہٹانے کی مہم گذشتہ دنوں زوروں سے رہی۔ جس کے نتیجہ میں دکانداروں کے علاوہ بعض گھر اور ان کے مکین بھی متاثر ہوئے۔ ان متاثرین کو دوبارہ اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کے لئے جماعت کے مختلف ادارے اپنے اپنے دائرہ کار اور وسیع استعداد کے مطابق سرگرم عمل رہے۔ لہٰذا اس سلسلہ میں مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کے ایک سہ روزہ وقار عمل کی رپورٹ پیش خدمت ہے۔

مکرم گلزار احمد بھٹی صاحب کارکن دارالضیافت بھی ان متاثرین میں ایک ہیں۔ جنہیں ناجائز تجاوزات کی وجہ سے اپنا مکان کھونا پڑا۔ اس کے عوض میں انہیں ایک خالی پلاٹ دیا گیا جہاں پر مجلس خدام الاحمدیہ مقامی نے وقار عمل کے ذریعہ دو کمروں اور صحن کی کچھ چاردیواری پر مشتمل ایک مکان تعمیر کیا۔ تفصیل حسب ذیل ہے۔

○۔ مورخہ ۹۴-۱۱-۱۱ بروز جمعۃ المبارک ۹ بجے صبح تا ۵ بجے صبح شام ۱۴۔ خدام نے وقار عمل کیا۔ ان آٹھ گھنٹوں میں چاردیواری اور دو کمروں کی کل ۲۹۲ فٹ چنائی کی گئی۔ تین خدام نے بطور راج اور باقی گیارہ میں سے کچھ نے گارا اور اینٹیں وغیرہ سپلائی کیں۔

○۔ مورخہ ۹۴-۱۱-۱۸ بروز جمعۃ المبارک دوسرے مرحلے کا وقار عمل کیا گیا جس میں ۳۷۶ فٹ چنائی ہوئی مکان کے کمرے چھت تک تعمیر ہوئے۔ صبح ۹ بجے تا شام پونے چھ بجے تک جاری رہنے والے اس وقار عمل میں ۲۰ خدام نے حصہ لیا جس میں سے ۵ راج تھے۔ خدام نے کافی محنت' لگن اور جانفشانی سے کام کیا۔

اس دن محترم مہتمم صاحب وقار عمل اور محترم مہتمم صاحب مقامی بھی از راہ شفقت معائنہ کے لئے تشریف لائے اور خدام کی حوصلہ افزائی کی۔

○۔ تیسرے اور آخری مرحلے کا وقار عمل مورخہ ۹۴-۱۱-۲۵ بروز جمعۃ المبارک کیا گیا۔ جس میں ۲۰ خدام کے علاوہ ۶ اطفال اور ایک ناصر شامل ہوئے۔ یہ وقار عمل صبح ۱۰ بجے شروع ہوا اور شام ۶ بجے تک جاری رہا۔

اس مرحلہ میں ۱۵۰ فٹ چنائی کی گئی اور ۳۵۷.۵ فٹ پر مشتمل دو کمروں کی چھت ڈالی گئی۔ جو گارڈر' بالے اور سرکی ڈال کر اوپر مٹی پر مشتمل تھی۔ اس طرح یہ وقار عمل مکمل ہوا اور ان کے دو کمرے اور صحن کی کچھ چاردیواری مکمل کر کے دی گئی۔

○۔ ان تین مراحل پر مشتمل وقار عمل میں دارالنصر وسطی کے خدام نے حصہ لیا نیز

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

سابق صدر کارٹر کا دورہ بوسنیا

امریکہ کے سابق صدر مسٹر جمی کارٹر شمالی کوریا اور ہیٹی کے معاملات میں کامیابی حاصل کر کے دنیا بھر کی توجہ کا مرکز بن چکے ہیں۔ اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ صدر کلنٹن کو بھی ان کی صلاحیتوں پر اعتماد ہو گیا ہے۔ حالانکہ ہیٹی کے مشن کے دوران امریکی وزارت خارجہ اور وزیر خارجہ ان سے خاصے ناراض تھے جس کی واضح وجہ تو یہی تھی کہ جو کام امریکی وزارت خارجہ اور وزارت خارجہ کو کرنا چاہئے تھا وہ سابق صدر کارٹر کر رہے تھے۔ اس لئے رقابت کا پیدا ہونا ناگزیر تھا۔ لیکن شبہ یہ پیدا ہوا تھا کہ اب شاید مسٹر کارٹر کو کسی اور سفارتی مہم پر نہ بھیجا جاسکے۔

لیکن یہ اندیشے غلط ثابت ہوئے ہیں اور اب سابق صدر کارٹر (جو اپنی صدارت کی ایک معیاد پوری کرنے کے بعد دوسری معیاد کے صدارتی الیکشن میں سابق صدر ریگن سے ہار گئے تھے) بوسنیا کا مسئلہ حل کرانے کے لئے بوسنیا کے دارالحکومت سرایے وو روانہ ہوئے ہیں۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق بوسنیا کے صدر نے ان کے دورے پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا ہے۔ سابق صدر کارٹر کے اس دورے پر بہت سے مغربی ممالک میں شکوک و شبہات کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ بوسنیا کے سرب لیڈر راڈووان کراڈزک جنہوں نے سابق صدر کارٹر کو آنے کی دعوت دی ہے۔ سی این این پر اپنے ہیڈ کوارٹر پالے (بوسنیا) سے ایک انٹرویو میں بتایا کہ میں خوشی سے یہ اطلاع دیتا ہوں کہ مسٹر کارٹر ہماری ملاقات کو آ رہے ہیں۔

مسٹر کراڈزک نے یہ بھی کہا ہے کہ ہم سمجھوتوں کے لئے تیار ہیں۔ ان میں جغرافیائی سمجھوتے بھی شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں اپنی طرف سے اور اپنی برادری کی طرف سے اس کی یقین دہانی کرواتا ہوں۔ ہم مسٹر کارٹر کی صلاحیتوں کا اعتراف کرتے ہیں اور ہمیں یقین ہے کہ اس دورہ سے بہت سے فوائد حاصل ہو سکیں گے۔

اس سے قبل یہ خبر ملی تھی کہ امریکی وزیر خارجہ اور وزارت خارجہ کے دو اہم افسران ان سے ملاقات کر رہے ہیں۔ مسٹر کارٹر نے بتایا کہ وہ بوسنیا جانے پر آمادہ ہیں اور کرسمس کی چھٹیوں کے وقت واپس آجانا چاہتے ہیں۔ انہوں نے اپنے دورے کی تیاری کے سلسلے میں وزارت خارجہ کے دیگر اہم افسران سے بھی بات چیت کی۔

سابق صدر کارٹر اپنے اس دورے کے بارے میں اپنے سابقہ دوروں کی نسبت زیادہ محتاط ہیں۔ اس قسم کے رد عمل کا مظاہرہ انہوں نے اس سے قبل کے دوروں شمالی کوریا اور ہیٹی کے بارے میں نہیں کیا تھا۔ اور خیال یہ ہے کہ وہ اپنے دورے کی زیادہ بہتر تیاری چاہتے ہیں۔ اس سے قبل پچھلے ہفتے بوسنین سربوں کی طرف سے اقوام متحدہ کو چھ تجاویز پیش کی گئی تھیں۔ امریکی وزیر خارجہ کا کہنا ہے کہ ہم اس دورے کی کامیابی کے بارے میں مشکوک ہیں اور ہمیں سرب بوسنین لیڈر کراڈزک کے ارادوں پر اعتماد نہیں ہے۔ یاد رہے کہ اس سے قبل بوسنین سرب لیڈر امریکہ اور دیگر مغربی ممالک کے ساتھ عدم تعاون اور وعدہ خلافی کا ایک طویل ریکارڈ رکھتے ہیں۔

امریکہ کے محکمہ دفاع پینٹاگون نے مسٹر کراڈزک کی تجاویز پر شبہات کا اظہار کیا ہے۔ تاہم کہا ہے کہ اگر ان پر واقعی عمل کیا جاسکے تو اس سے کشیدگی میں کمی ہونے اور کسی امن سمجھوتے تک پہنچنے میں مناسب ماحول پیدا کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔

بوسنیا کے دارالحکومت سراجیوو میں صدر علی جاہ عزت بیگووچ نے کہا ہے کہ اگر مسٹر کارٹر کسی نئے امن سمجھوتے کے ساتھ آ رہے ہیں تو ان کے دورے کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ کیونکہ اس کا مقصد مغربی ملکوں کے رابطہ گروپ کے منصوبے پر عدم اعتماد کا اظہار ہو گا۔ یہ منصوبہ جولائی ۹۴ء میں پانچ مغربی ممالک امریکہ روس برطانیہ فرانس اور جرمنی نے مشترکہ طور پر پیش کیا تھا اور اس کو بوسنیا کے مسلمانوں نے تسلیم کر لیا تھا اور سربوں نے اسے مسترد کر دیا تھا۔ اس کے تحت سربوں کو بوسنیا کا ۴۹ فیصد علاقہ اور مسلمان سربوں اور کروشیا کو ۵۱ فیصد علاقہ دیا گیا تھا۔ اس وقت سرب بوسنیا کے ۷۰ فیصد علاقے پر قابض ہیں۔

صدر عزت بیگووچ نے کہا کہ مسٹر کراڈزک نے جو چھ نکات پیش کئے ہیں ان میں اقوام متحدہ کے قافلوں کو نقل و حرکت کی آزادی' سراجیوو ائرپورٹ کو دوبارہ کھولنا' سراجیوو شہر میں اور اس کے اطراف میں جنگ بندی' اور انسانی حقوق کی پاسداری میں یہ ساری باتیں محض پراپیگنڈہ سٹنٹ ہیں اور امریکی عوام میں اپنا امیج بہتر بنانے کی کوششیں ہیں۔ فرانس کے وزیر خارجہ مسٹر ایلین جوپے نے بھی ان تجاویز کو مسترد کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سربوں کو لازمی طور پر امن منصوبہ تسلیم کرنا چاہئے اور جب وہ ایک بار اس کو تسلیم کر لیں تو پھر اس کے بارے میں بات چیت ہو سکتی ہے اور طے شدہ نقشے میں کچھ تبدیلیاں کرنے پر گفتگو کی جاسکتی ہے۔

کروشیا اور سربیا سے بھاری

تعداد میں لوگوں کی ہجرت

انٹرنیشنل مائیگریشن آرگنائزیشن نے جو اعداد شمار جاری کئے ہیں ان میں بتایا گیا ہے کہ ۱۹۹۴ء کے سال کے دوران کروشیا اور سربیا سے بڑی تعداد میں لوگ ہجرت کر کے اپنے گھروں سے بے گھر ہو گئے ہیں۔ ان کی تعداد ۲۱ ہزار ہے اور ان میں بھاری تعداد بوسنیائی باشندوں کی ہے۔ ان مہاجرین نے ۲۳ مختلف ممالک میں پناہ حاصل کی ہے جس میں امریکہ کینیڈا' سویڈن اور ڈنمارک سب سے نمایاں ہیں اس سال کے دوران سابق یوگوسلاویہ کے آٹھ ہزار چار سو افراد کسی تیسرے ملک میں جا کر اپنے عزیزوں سے مل گئے۔ گزشتہ سال ۲ ہزار سے زائد افراد کی تیسرے ملک جا کر سیٹ۔ہوئے تھے آرگنائزیشن نے خیال ظاہر کیا ہے کہ ۱۹۹۵ء میں بھی اتنے ہی افراد بے گھر ہو جائیں گے۔

چیچنیا کا بحران؟

روس نے علیحدگی کا اعلان کرنے والی کاکیشیائی مسلم ریاست چیچنیا پر حملہ کرنے کے بعد اسے ۴۸ گھنٹے کا نوٹس دیا کہ وہ ہتھیار ڈال دیں۔ روس کے صدر مسٹر بورس یلسن نے اپنے ملک کی اس جنوبی ریاست کے خلاف اپنی فوجوں کو حملہ کرنے کا حکم دیتے ہوئے کہا کہ چیچنیا میں امن و امان بحال کر دیا جائے اور اسے دوبارہ روس میں واپس لے آیا جائے۔ روسی افواج اس کوشش میں ہیں کہ دارالحکومت گروزنی کا رابطہ باقی ممالک سے کاٹ دیا جائے۔ اور اسے محصور کر کے اپنی شرائط پر گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیا جائے۔ روسی افواج نے تین اطراف سے حملہ کیا ہے اور شمال' شمال مغرب اور مغرب کی سمتوں سے اپنی فوجوں کو آگے بڑھنے کا حکم دیا ہے۔

اس بحران سے خود روس میں جمہوریت کو خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ جس بات کو محض ایک مقامی جھگڑا تصور کیا جا رہا تھا وہ چند ہی دنوں میں بڑھ کر صدر بورس یلسن کی ذات کے لئے خطرہ بن گیا ہے۔

اس حملے سے صدر یلسن اور ان کی جمہوری اقدار کو سخت دھچکا پہنچا ہے۔ اس بات کا جائز طور پر خطرہ محسوس کیا جا رہا ہے کہ اس بحران کے بہانے سے ماسکو اور دیگر بڑے شہروں میں جہاں چیچنین افراد رہتے ہیں ایمرجنسی نافذ کر کے جمہوریت کو پابہ زنجیر کر دیا جائے گا۔

مغربی سفارت کاروں کو حیرانی ہے کہ صدر یلسن تین برس تک تو چیچنیا کے اعلان آزادی کو برداشت کرتے رہے مگر اب یکایک حملہ کر دیا ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اب انہوں نے حملے کا فیصلہ کس وجہ سے کیا ہے؟ ایسے سوال بہت سے ایسے ذہنوں کو پریشان کر رہے ہیں جو روس میں جمہوریت کو پھلتا پھولتا دیکھنا چاہتے ہیں۔

ماضی میں روس کبھی بھی اس علاقے پر پورا کنٹرول حاصل نہیں کر سکا تھا۔ اور اب اس کا اس علاقے پر حملہ دراصل ایک طویل جنگ کا آغاز ہے جس کی شدت کا ابھی تک روس کو اندازہ نہیں ہے۔ ماضی میں زاروں کے وقت بھی روس کی افواج اس علاقے پر کنٹرول کے لئے جدوجہد کرتی رہیں ہیں دراصل روس میں قریباً ۱۰۰ قومیتوں کے لوگ کے بستے ہیں اور ان میں سے کسی کا علیحدگی کا اعلان کر دینا گویا دوسروں کو بھی ایسا ہی کرنے کی دعوت دیتا ہے۔ لیکن سوویت یونین کے ٹوٹنے کے بعد ٹوٹ پھوٹ کا جو عمل شروع ہوا ہے اس سے رکنے کا بہترین ذریعہ بات چیت کے ساتھ کچھ لو اور کچھ دو کی پالیسی اختیار کر کے بچے کھچے ملک کو محفوظ رکھنا ہے۔ مسلح جارحیت ایسے معاملات کو الٹی سمت بھی لے جاسکتی ہے اور ٹوٹ پھوٹ کا عمل رکنے کی بجائے زیادہ تیز بھی ہو سکتا ہے۔

شام کا اظہارِ مسرت

شام نے غیر متوقع طور پر اسلامی سربراہ کانفرنس کے نتائج پر خوشی اور اطمیان کا اظہار کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ اس کانفرنس میں فلسطینی اور اردن جنہوں نے اسرائیل سے امن سمجھوتہ کیا ہے الگ تھلگ رہے اور کانفرنس نے ان معاہدوں کی تائید نہیں کی۔ شام کے وزیر خارجہ مسٹر فاروق الشرح نے کہا ہے کہ اسلامی سربراہ کانفرنس کے نتائج توقع سے زیادہ شاندار رہے۔ اور کانفرنس نے اقوام متحدہ کی ان قراردادوں پر عمل درآمد کا مطالبہ کیا جس میں تمام علاقوں سے اسرائیلی فوجوں کی واپسی کے لئے کہا گیا ہے۔

اپنے اعمال کو صاف کرو اور خدا تعالیٰ کا ہمیشہ ذکر کرو اور غفلت نہ کرو۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۹۷۵۴ میں حمید احمد بھٹی ولد منظور احمد سعید قوم بھٹی پیشہ الیکٹریشن عمر تقریباً ۳۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر غربی ربوہ حال اسلام آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۶-۲۷ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ایک کمرہ والد صاحب کے پلاٹ نمبر ۷/۱۱ دارالصدر غربی ربوہ میں تعمیر شدہ مالیتی دس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ دو ہزار روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱۰/۱ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد حمید احمد بھٹی ۷/۱۱ دارالصدر غربی (ب) حال بیت الذکر ۳/۷-F اسلام آباد گواہ شد نمبر ۱ ہدایت اللہ شاد انسپکٹر مال آمد ربوہ گواہ شد نمبر ۲ محمد عبداللہ اسلام آباد۔

مسل نمبر ۲۹۷۵۵ میں کلثوم آرا بیگم زوجہ ملک ستار بخش قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۷۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۴-۲۴ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) سیونگ سرٹیفکیٹ مالیتی ۴٬۴۰٬۰۰۰ روپے (۲) بینک اکاؤنٹس مبلغ ۴٬۹۴٬۴۹۷-۰۰ روپے (۳) نقد کیش ۳۹۰۰ روپے (۴) زیورات وزنی ۲۸-۹۹۰ گرام مع ڈائمنڈ انگوٹھی ۱۰۰۵۵۰-۰۰ روپے کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ ۱۰۳۸۹۴۷ روپے (۵) حق مہر وصول شدہ ایک ہزار کل جائیداد ۱۰٬۳۹٬۹۴۷ سالانہ منافع ۹۴۰۰۰- روپے ہے اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱۰/۱ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ کلثوم آرا بیگم ۷/۱۲۴/۴۰-F اسلام آباد گواہ شد نمبر ۱ ملک ستار بخش خاوند موصیہ گواہ شد نمبر ۲ مبارک احمد ہاشمی۔

مسل نمبر ۲۹۷۵۶ میں رقیہ نسرین زوجہ محمد منیر اختر قوم۔ پیشہ خانہ داری عمر ۵۶ سال چار ماہ بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۱۲-۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) مکان نمبر 2-B گلی نمبر ۴۷ ایف ۸/۱ سیکٹر اسلام آباد مالیتی چالیس لاکھ روپے (۲) زیورات وزنی آٹھ تولہ (۳) حق مہر وصول شدہ دس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ ۷۸۵۰ روپے ماہوار بصورت کرایہ مکان مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱۰/۱ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست قواعد صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ رقیہ نسرین 2-B گلی نمبر ۴۷ ایف ۸/۱ سیکٹر اسلام آباد گواہ شد نمبر ۱ مرزا بشیر احمد سیکرٹری مال حلقہ ایف ۸ اسلام آباد گواہ شد نمبر ۲ عزیز احمد ملک صدر حلقہ ایف ۸ اسلام آباد۔

مسل نمبر ۲۹۷۵۷ میں محمد منیر اختر ولد میاں فضل کریم صاحب قوم گوندل پیشہ ریٹائرڈ عمر ۶۲ سال چھ ماہ بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۱۲-۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) کار سوزکی ماڈل ۱۹۹۱ء مالیتی دو لاکھ رو۔ (۲) سیونگ سرٹیفکیٹ مالیتی دو لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۲۱۷۵-۰۰ روپے ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱۰/۱ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد منیر اختر 2-B گلی نمبر ۴۷ ایف ۸/۱ اسلام آباد گواہ شد نمبر ۱ مرزا بشیر احمد۔ گواہ شد نمبر ۲ عزیز احمد ملک۔

مسل نمبر ۲۹۸۱۱ میں قاضی عبدالغنی ولد قاضی فضل کریم قوم گوندل پیشہ پنشنر عمر ۷۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۳۲ زینت بلاک اقبال ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۱۱-۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان برقبہ ڈیڑھ مرلہ مالیتی ۱٬۲۵۰۰۰ روپے اور نقد بصورت سیونگ سرٹیفکیٹس ۱۰۱۰۰۰ روپے کل جائیداد ۲٬۲۶٬۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۱۱۵۳ روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱۰/۱ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد قاضی عبدالغنی ۱۳۲ زینت بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر ۱ ملک عنایت گواہ شد نمبر ۲ رانا مبارک احمد وصیت نمبر ۳۷۴۴ صدر حلقہ اقبال ٹاؤن لاہور۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم اکرام اللہ شاکر صاحب مربی سلسلہ کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں اور لیڈی ولنگٹن ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرمہ بشریٰ نزہت صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اکبر فانی صاحب نمائندہ روزنامہ جنگ آٹھ دس دن سے مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب کرام سے موصوفہ کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم عبدالحمید صاحب آف گوجرانوالہ مورخہ ۸ دسمبر ۹۴ء کو اچانک دل کی تکلیف سے وفات پا گئے۔ رات کو دل کی تکلیف ہوئی اور صبح اپنے رب کے حضور حاضر ہو گئے۔

موصوف نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ ۱۰ بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔ دو بیٹوں کے علاوہ سبھی بچے شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے اور موصوف کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

قائدین و ناظمین

○ تحریک جدید کا نیا سال بفضل اللہ تعالیٰ شروع ہو چکا ہے۔ نئے سال کے وعدہ جات کے حصول کا کام فوری طور پر مکمل ہونا چاہئے۔

وہ مجالس جنہوں نے ابھی تک اپنے وعدہ جات دفتر خدام الاحمدیہ پاکستان نہیں بھجوائے وہ مورخہ ۹۴-۱۲-۳۱ تک لازماً بھجوا دیں۔

وعدہ جات میں سو فیصد خدام کو شامل کیا جائے اور معیاری وعدہ جات کے علاوہ یہ کوشش بھی فرمائیں کہ زیادہ سے زیادہ معاونین خصوصی ہوں اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی میں برکت عطا فرمائے۔ آمین۔ (مہتمم تحریک جدید)

بقیہ صفحہ ۱

چیخیں نکل گئیں۔ (حضرت صاحب) مجھے محروم نہ کریں۔ میرے دل کی گہری تمنا ہے مجھے اس لذت سے محروم نہ کریں۔ خدا کے لئے قبول کر لیں۔ حضرت (امام جماعت احمدیہ الثانی) کے لئے کوئی چارہ نہیں تھا مگر اسے قبول کیا۔ وہ نظارے اب بھی میرے ذہن میں تازہ ہوتے ہیں جب میں اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہوں۔ یہ چھوٹا سا دفتر جس میں بیٹھتا ہوں بارہا اس میں یہی واقعات دوہرائے گئے ہیں۔

تو احمدیت ان باتوں سے زندہ ہے۔ (....) عجیب حیرت انگیز نظارے روز مرہ احمدیت کی دنیا میں ظاہر ہو رہے ہیں ان آنے والوں کو محروم نہ رکھیں۔ جو چسکا خدا کی راہ میں خرچ کرنے کا ہے وہ کسی اور راہ میں خرچ کرنے کا چسکا نہیں ہے۔ اس لئے میں امید رکھتا ہوں کہ تعداد کی طرف یعنی قربانی والوں کی تعداد کی طرف خصوصیت سے توجہ دی جائے گی۔

بقیہ صفحہ ۵

دارالعلوم شرقی حلقہ نور، یمن غربی کے دو دو خدام نے حصہ لیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ تینوں ایام میں کھانا اور چائے وغیرہ کے ساتھ خدام کی تواضع کی جاتی رہی۔

یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ اس کی دی ہوئی توفیق سے یہ تمام مراحل تکمیل تک پہنچے۔ کل حاضری خدام ۵۴۔ کل وقت ۲۴ گھنٹے ۴۵ منٹ۔

مفید اور مؤثر دوائیں

● تریاق اٹھراء: مرض اٹھراء کی مشہور اور مفید ترین گولیاں فی ڈبی 20/-
● نور نظر: اولاد نرینہ کیلئے کامیاب ترین دوا۔ فی کورس 625/- اور 125/-
● سپاری پاک: لیکوریا کے لئے طب یونانی کی مشہور و معروف دوا۔ فی ڈبی 30/-
● زدجام عشق خاص: قوت وامساک کی مشہور عالم گولیاں
فی ڈبی 30 گولی 300/-
اطباء اور طبی سٹاکسٹ توجہ فرماویں۔
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ
فون: 211538 ربوہ

خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ : 27 دسمبر-1994ء
رات سے ہلکی ہلکی بارش جاری ہے۔
سردی میں اضافہ ہوگیا ہے
درجہ حرارت کم از کم 6 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 15 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ دہشت گردی میں فوج نہیں بھارت ملوث ہے۔ لوگ افواہیں پھیلاتے ہیں کہ کراچی کے واقعات ایجنسی کرا رہی ہے۔ ایجنسی سے ان کا مطلب ہے کہ یہ سب کچھ فوج کروا رہی ہے کیونکہ فوج چاہتی ہے کہ منتخب اسمبلیاں جائیں اور جمہوریت رخصت ہو لیکن یہ سب پراپیگنڈہ ہے ہماری فوج یہ کام نہیں کر رہی۔ میں آپ سے سچ کہہ رہی ہوں کہ کراچی کے واقعات میں ایجنسی کا ہاتھ نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ کراچی صوبہ نہیں بنے گا گوادر کو بیچنے کی بات پراپیگنڈہ ہے۔ میرا کٹ سکتا ہے مگر ملک کا کوئی حصہ الگ نہیں ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ ایدھی کے الزامات کی تحقیقات کی جائے گی۔ اگر الزام ثابت ہوا تو سخت کارروائی کریں گے۔

○ چیئرمین سینٹ وسیم سجاد نے کہا ہے کہ قانون بے بس ہے۔ خدا کے لئے کراچی کو بچا لیں۔ جمہوری ادارے عوامی نمائندے اور آئینی نظام بے بس نظر آرہے ہیں۔ خدارا فرقہ پرستی کے آسیب سے باہر نکلیں۔ انہوں نے کہا کہ حالات کی اصلاح نہ کی گئی تو "ہماری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں"

○ مسلم لیگ (ن) کے سربراہ اور اپوزیشن لیڈر نواز شریف نے کہا ہے کہ کراچی میں خون بہہ رہا ہے۔ حکمران لوٹ مار میں مصروف ہیں۔ مسلم لیگ بحران حل کرنے کے لئے کردار ادا کر سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ قائد اعظم زندہ ہوتے تو مسلم لیگ کی مقبولیت دیکھ کر اطمینان کا اظہار کرتے۔ ملک کو بحران سے نکالنے کے لئے ہمارے دئے گئے آئینی اصطلاحات کے پیکیج پر عمل کیا جائے۔

○ حکومت پاکستان نے کراچی میں بھارتی قونصل خانہ بند کرنے کا حکم دیا ہے۔ یہ فیصلہ را کے ۸ دہشت گردوں کی گرفتاری سے کراچی کے واقعات میں بھارتی قونصل خانہ کے ملوث ہونے کے ثبوت ملنے کے بعد کیا گیا ہے۔ بھارتی سفارت کار دیپک ٹھاکر کو پاکستان سے نکل جانے کا حکم بھی دیا گیا ہے۔

○ بھارتی پولیس نے نئی دہلی میں پاکستان ہائی کمیشن کے ایک اہلکار کو مبینہ طور پر جاسوسی کے الزام میں گرفتار کر کے بھارتی وزارت خارجہ کے حوالے کر دیا ہے۔ بھارتی بحریہ کا ایک اعلیٰ افسر بھی اسی الزام میں گرفتار کیا گیا ہے۔

○ اپوزیشن لیڈر محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ ایم کیو ایم کی محرومیاں دور کئے بغیر کراچی میں امن بحال نہیں ہو سکتا۔ حکمران ملک میں امن نہیں چاہتے ورنہ سندھ میں بحالی امن کی ہماری پیش کش کا مثبت جواب دیتے۔ انہوں نے کہا کہ مسلم لیگ ہی وہ قوت ہے جو سندھیوں اور مہاجروں کو یکجا کر سکتی ہے۔ کراچی جل رہا ہے۔ ملک میں آگ لگی ہوئی ہے۔ مہنگائی نے غریبوں کا جینا دوبھر کر دیا ہے لیکن حکمرانوں کو سمجھ نہیں آرہی۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ میں نواز شریف کو غدار نہیں کہتی وہ بھی مجھے غدار نہ کہیں۔ جو بھی دہشت گردوں کا لیڈر ہے میرے پاس آئے اس سے بات کروں گی یا عوام کے پاس جاؤں گی۔ انہوں نے کہا کہ اگر سندھ میں ایک اور صوبہ بنا دیا گیا تو پھر پنجاب میں سرائیکی صوبہ سرحد میں ہزارہ صوبہ اور بلوچستان کو بھی دو صوبوں میں تقسیم کرنا پڑے گا۔

○ پاکستان کی معروف شاعرہ پروین شاکر ٹریفک حادثہ میں جاں بحق ہو گئیں۔ حادثہ اسلام آباد میں فیصل چوک پر پیش آیا۔ جب ان کی کار مسافر بس سے ٹکرا گئی۔ سر پر شدید چوٹیں آئیں۔ ہسپتال لے جایا گیا لیکن جانبر نہ ہو سکیں۔ حادثہ میں ان کا ڈرائیور بھی ہلاک ہو گیا۔ پروین شاکر کا پہلا شعری مجموعہ "خوشبو" تھا جس نے انہیں اردو ادب میں بے نظیر مقام دلایا۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ ہم پیسے کے بل بوتے پر قائم ہونے والی سیاسی تجاوزات کو بھی ختم کر دیں گے۔ پیسے کے ذریعے سیاست کرنے والوں کی خدمت کی سیاست کا سبق سکھائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ایک مسلم لیگی دھڑے نے پاکستان دشمنوں سے سمجھوتے کئے۔ کوئی مسلم لیگی قائد اعظم کے دشمنوں کے ہاتھوں میں ہاتھ دینے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ انہوں نے مزید کہا کہ فرقہ بندی کی بناء پر اس ملک کو میلی نظر سے دیکھنے والوں کی آنکھیں نکال دیں گے۔ ان سے جہاد کریں گے۔ اور ان سے اس وقت تک لڑیں گے جب تک ہم فتح یاب نہیں ہو جاتے۔

○ کشمیر کمیٹی کے چیئرمین نوابزادہ نصراللہ خاں نے کہا ہے کہ کراچی کے مسئلے کا آئینی حل نئے انتخابات ہیں۔ منتخب ارکان رضاکارانہ طور پر مستعفی ہو جائیں۔ انہوں نے کہا کہ فرقہ وارانہ کشیدگی دینی جماعتوں کے لئے چیلنج ہے۔ امن کی کوششوں کی کامیابی کے لئے ہم دعا ہی کر سکتے ہیں۔ کشمیر اور ایٹمی پروگرام پر امریکی دباؤ کا سامنا ہے حکومت کو عوام پر اعتماد کرنا چاہئے۔

○ سابق وزیر اعظم این۔ پی۔ پی کے چیئرمین غلام مصطفیٰ جتوئی نے کہا ہے کہ فوج کو سندھ میں رہنا چاہئے تھا خواہ اسے مزید اختیارات دینا پڑتے۔ مزید صوبے بنانے سے کوئی نتیجہ نہیں نکلے گا۔ میں حکومت کے خلاف عدم اعتماد کی کوششوں کا حصہ ہوں لیکن پگاڑا یا ولی خان سے ملاقات میں یہ بات نہیں ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان اپنے ایٹمی پروگرام کو فوراً ڈی کیپ کرے حکومت سپیکر اور چیئرمین کی رولنگ پر عملدرآمد نہ کر کے آئینی بحران مزید سنگین کر رہی ہے۔

○ کراچی کے علاقے گلبہار میں پولیس نے ایک پولیس مقابلے کے دو دہشت گردوں کو گرفتار کر لیا اور ایک ہلاک ہو گیا۔ پولیس نے ملزمان کے قبضے سے مسروقہ کار اور بھاری مقدار میں اسلحہ برآمد کر لیا۔ گرفتار ہونے والوں کی نشاندہی پر وارداتوں میں ملوث گروہ کے باقی ارکان کی گرفتاری کے لئے پولیس چھاپے مار رہی ہے۔

○ ملک بھر میں بجلی کی لوڈشیڈنگ شروع ہو گئی ہے جو آئندہ سال مارچ تک جاری رہے گی۔ لیکن لوڈشیڈنگ کا شیڈول پہلے ہی روز درہم برہم ہو گیا۔ کئی شہروں میں دورانیہ ۷ گھنٹے سے تجاوز کر گیا۔ دیہی علاقوں میں ۹ گھنٹے تک بجلی غائب رہی۔

○ سپیکر قومی اسمبلی سید یوسف رضا گیلانی نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی اپنے منتخب سپیکر کو کمزور کرنے پر تلی ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں جو رولنگ دے چکا ہوں اس پر عملدرآمد کا خواہاں ہوں۔ یہ پورے ایوان کے وقار کا مسئلہ ہے۔

○ کانپور (بھارت) میں ایک کرکٹ میچ کے دوران معمولی تنازعہ ہندو مسلم فساد کی شکل اختیار کر گیا۔ جس کے نتیجہ میں ۲ مسلمان جاں بحق اور ۱۰۔ افراد زخمی ہو گئے۔ کرکٹ میچ سے شروع ہونے والی لڑائی گلی کوچوں میں پھیل گئی۔

ہر قسم کے زیورات کا مرکز
انوار گولڈ سمتھ
اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ نزد الائیڈ بنک
ربوہ
پروپرائٹر: انوار احمد ولد
ڈاکٹر عبد الغفور زاہد آف سرگودہا

کیا آپ کو ضرورت ہے؟
ایک جدید خوبصورت گھر کی
● جو شہر کے وسط بیت الاقصیٰ کے قریب تر ہو۔ ● جو جدید طرز تعمیر پر تیار شدہ، تمام سہولیات بجلی، پانی، فون سے آراستہ ہو۔ ● جہاں عنقریب سوئی گیس متوقع ہے۔ ● دو بیڈ روم ملحقہ غسلخانے ڈرائنگ روم، لاؤنج، گیراج اور کشادہ صحن پر مشتمل ہو۔ ● باہم ملحق دو گھر کا سیٹ جو دو بھائیوں یا دوستوں کے ساتھ رہنے کی خواہش کی تکمیل کر سکتا ہے۔ ● مکمل مالکانہ حقوق جس پر حسب ضرورت بینک سے قرض وغیرہ مل سکتا ہے۔ ● اپنی بہترین جائے وقوع اعلیٰ اور ٹھوس تعمیر کے باوجود معقول اور مناسب قیمت۔
رابطہ کیلئے
ہومیو ڈاکٹر عزیز احمد خان
۲۔ بلال مارکیٹ ربوہ — فون: ۲۱۲۳۹۹
۳۔ بیت العزیز رحمٰن کالونی ربوہ — فون: ۲۱۱۳۹۹

مرض اٹھرا کی مشہور دوا
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ـــ بیس ۲۰/ روپے ـــ ۶۰ گرام ـــ ساٹھ ۶۰/ روپے
تھوک و پرچون خرید فرمائیں
ناصر دواخانہ گول بازار ربوہ
فون نمبر: 04524-212434